Islamiat Paper

Date May-5-23

PMS-Punjab-003

Samra Nazir

س 1: اسلام کے انسانی حقوق کے نظام کی وضاحت کریں۔ اسلام میں عورتوں کی عظمت کو یقینی بناتا ہے۔ تفصیلاً بیان کریں۔

تعارف: انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے وقار، احترام اور مساوات پر مبنی ہے۔ اسلام میں حقوق و فرائض پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **"ولقد کرمنا بنی آدم"** (بنی اسرائیل: 70)

ترجمہ: ہم نے اولاد آدم کو سب سے زیادہ عزت عطا کی۔

اسلام میں حقوق و فرائض کے حوالے سے تین دستاویزات اہم ہیں۔ میثاق مدینہ، اعلان مکہ اور خطبہ حجۃ الوداع۔ ان تمام میں اسلام کی طرف سے دیئے گئے انسانی حقوق بیان ہوئے ہیں۔ اسلام ہر لحاظ سے انسان کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ہر طاقتی انسانی حقوق میں اگر دیکھا جائے تو چند ایک باتیں ملیں گی۔ اس کے برعکس نبی کریم ﷺ نے جو انسانی حقوق انسانیت کو عطا فرمائے وہ نہ صرف انتہائی جامع ہیں بلکہ ان سب دستاویزات سے بہت پہلے کے ہیں۔ جو امریکہ، فرانس اور اقوام متحدہ نے جاری کر رکھی ہیں۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی انسانیت نوازی اور تکریم انسانیت سے عبارت ہے۔

اسلام نہ صرف امیروں بلکہ غریبوں کے لیے بھی ایک جیسے ہی حقوق رکھتا ہے۔ قبل از اسلام عورت کی کوئی عزت نہیں تھی۔ ملازموں پر کیا گیا جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ ان کو قتل کر دیا جاتا۔ بیچ دیا جاتا تھا۔ عورتوں کے ساتھ بھی وحشیانہ سلوک ہوتا تھا۔ لیکن اسلام کی آمد کے بعد یہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ عورت کو عزت دی گئی۔ اسے وراثت میں حقدار ٹھہرایا گیا۔ غلاموں کو ان کے حقوق سے نوازا گیا۔ الغرض اسلام انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

حقوق کا مفہوم: حقوق "حق" کی جمع ہے۔ اسلام میں بنیادی حقوق کا تصور تکریم انسانیت سے شروع ہوتا ہے۔ ارشاد رسول ہے: **"تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے"**

Scanned with CamScanner

Date

اسلام میں عورت کا مقام:

اسلام نے جو مقام عورت کو دیا۔ وہ دنیا کے کسی مذہب نے نہیں دیا ہے۔ اسلام کے ذریعے عورت کی زندگی کو محفوظ بنایا گیا۔ اسلام نے عورت کے معاشی حقوق، وراثت، کفالت، تعلیم، علاج کے حوالے سے تحفظ فراہم کیا۔ عورت کی تذلیل کرنے والے زمانہ جاہلیت کے تمام رواج جو درحقیقت ظالمانہ تھے۔ اسلام نے ان سب کو باطل کر کے عورت کو عزت بخشی۔ اسلام نے عورت اور مرد دونوں کو اجر میں برابر قرار دیا۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا۔

"ان کے رب نے ان کی التجا کو قبول کر لیا۔ کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔"

(سورۃ آل عمران: 195)

قرآن مجید میں عورت کے حقوق و فرائض کو بیان کیا گیا۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (البقرہ: 228)

عورتوں کے لیے اسی طرح کا حق ہے۔ جیسے ان پر فرض ہے۔ معروف طریقے سے۔

قرآن مجید میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (النساء: 19)

"عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو۔"

قبل از اسلام عورت کا کوئی مقام نہیں تھا۔ اسے حقوق وراثت میں نہیں دیے جاتے تھے۔ لیکن اسلام نے عورت کو مردوں کے مساوی حقوق عطا کر کے عورت کو تحفظ فراہم کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکوں کا حصہ ہے اور ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکیوں کا بھی حصہ ہے اور یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے ہیں۔"

(سورۃ النساء: 7-8)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عورت کو لباس قرار دیا ہے۔ فرمایا گیا۔

"هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ" (البقرہ: 187)

وہ تمہارا لباس ہیں۔ اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

Scanned with CamScanner

Date

اسلامی معاشرے میں آغاز سے ہی عورت کو عزت دی گئی ہے۔ عورت ماں کے روپ میں ہو، بہن یا بیوی یا بیٹی کے روپ میں ہو۔ اسلام ہر حیثیت سے اس کی قدر و منزلت عطا کرتا ہے۔

عورت بحیثیت ماں:

اسلام میں ماں کا بلند درجہ رکھا گیا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "**جنت ماں کے قدموں تلے ہے**" بخاری کی روایت ہے۔ کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ کی خوشنودی کا باعث سب سے زیادہ بنتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ "**نماز وقت پر ادا کرنا**" تو اس نے پوچھا اس کے بعد کونسا عمل اللہ کے ہاں مقبول ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "**اپنے ماں باپ سے حسن سلوک کرنا۔**"
قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ اسے اس کی ماں نے اپنی کوکھ سے جنم دیا ہے۔ اور اس عمل کے دوران اس نے بڑی تکالیف برداشت کی ہیں۔ دن رات جاگ کر، اپنی پرواہ کیے بنا پال پوس کر بڑا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"**تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔ اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو**" (بنی اسرائیل: 24)

عورت بحیثیت بیوی:-

اسلام نے عورت کو بحیثیت بیوی مقام دیا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی حقیقت جس کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ

و من کل شیء خلقنا زوجین

اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے۔ (الذاریات: 49)

[illegible] انسانوں سب کو جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا گیا۔ عورت و مرد کا سکون قرار دیا گیا۔ عورت اور مرد یعنی کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ھن لباس لکم و انتم لباس لھن (البقرہ: 187)

تم ان کا لباس ہو اور وہ تمہارا لباس ہیں۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے۔ اور اللہ کے حکم سے ان سے نکاح کر کے ان کو اپنے اوپر حلال کیا ہے۔ ان کے حقوق تم پر اور تمہارے حقوق ان پر ہیں۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے۔ کہ وہ تمہارے

Scanned with CamScanner

Date

بیشک ہم کسی غیر مرد کو نہ آنے دیں۔ اور نہ ہی اپنے گھروں میں کسی ایسے شخص کو داخل ہونے دیں۔ جنکی آمد تم کو پسند نہ ہو۔ انھیں سب سے اچھی باتوں کے کاموں کا ارتکاب میں کرنا چاہیے۔ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ کیونکہ وہ گھروں میں تمہاری حیثیت نگران ہیں۔ ان کے پاس اپنا کچھ نہیں ہوتا ہے۔ اے اللہ گواہ رہنا کہ میں نے ان تک یہ سب کچھ پہنچا دیا۔

نبی کریم ﷺ اپنی ازواج سے سب سے زیادہ حسن سلوک فرماتے تھے۔
حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے پوچھا۔ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔

جب تو کھائے تو اسے کھلائے، جب تو پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس کے چہرے پر مت مارو۔ اسے عیب دار یا بد صورت مت کہو۔ اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہو تو گھر میں ہی کرو۔

(ابوداؤد)

عورت بحیثیت بیٹی:-

قبل از اسلام اگر کسی کے ہاں بیٹی کی پیدائش ہوتی تھی تو وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا تھا۔ اسکو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ تاکہ لوگ اسکی عزت اور ... لیکن اسلام نے ان تمام رسومات کو دفن کر دیا۔ اور بیٹی کو مقام عطا فرمایا۔ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہؓ سے اس قدر محبت فرماتے تھے کہ جب سیدہ فاطمۃ الزہراؓ تشریف لاتیں نبی کریم ﷺ ان کو کھڑے ہو جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا جس نے فاطمہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ فاطمہ میرے جگر کا گوشہ ہے۔

اللہ نے فرمایا۔ جب میں دنیا میں کسی شخص سے خوش ہوتا ہوں تو اسے بیٹی عطا کرتا ہوں۔ یعنی رحمت۔ بیٹی کو رحمت قرار دیا گیا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش و تربیت کی۔ وہ بالغ ہو گئیں۔ قیامت والے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ دو انگلیوں کی طرح ساتھ ہوں گے۔ آپ نے دو انگلیاں ملا کر بتایا۔ اسلام نے بیٹی کو وہ مقام عطا فرمایا۔ جو زمانہ قبل سے پہلے گناہ تصور کیا جاتا تھا۔

Scanned with CamScanner

Date

عورت بحیثیت بہن:

اسلام نے عورت کو بحیثیت بہن بھی بہترین مقام عطا فرمایا۔ ایک جنگ کے موقع پر حضرت محمدؐ کی رضاعی بہن شیماءؓ کو بھی لایا گیا۔ ان پر سختی کی گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ تم نہیں جانتے کہ میں تمہارے صاحب کی رضاعی بہن ہوں۔ انہوں نے اس کی بات تسلیم نہ کی۔ اور نبی کریمؐ کی خدمت میں پیش ہوئے سمجھا کر۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کوئی نشانی دکھاؤ۔ تو انہوں نے کاٹنے کا نشان دکھایا۔ تو آپ نے پہچان لیا۔ اس کے لیے اپنی چادر بچھائی۔ اسے بٹھایا۔ اور اسکو اختیار دیا کہ چاہو تو ٹھہر جاؤ چاہو تو واپس چلی جاؤ۔ تو اس نے کہا کہ واپس جانا ہے۔ تو نبی کریمؐ نے اسے انعام و اکرام دے کر واپس بھیج دیا۔

الغرض اسلام نے ہر طرح سے عورت کو وہ مقام عطا فرمایا جو اسلام سے قبل عورت کو نہیں دیا گیا تھا۔

خلاصہ بحث:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے عورت کو بہتر مقام و مرتبہ دیا۔ اسلام سے پہلے عورت کو جانوروں کی طرح رکھا جاتا۔ اسے مارا جاتا، زندہ جلا دیا جاتا۔ دفن کر دیا جاتا۔ لیکن اسلام نے عورت کو ہر طرح سے تحفظ فراہم کیا۔ یہاں تک کہ اگر عورت کماتی بھی ہے تو اسکی کمائی پر کوئی حق نہیں اس کے شوہر کا وہ اسے اپنی مرضی سے استعمال کر سکتی ہے۔ اسلام نے جو حقوق و فرائض متعین کیے وہ حقیقی اور فطرت کے عین مطابق ہیں جن کو اختیار کیے بنا کوئی چارہ نہیں ہے۔

سوال ۲:- دین کا مفہوم اسکی اہمیت اور اسکی ضرورت، مقاصد سامنے لاتے ہوئے اسکی کیا اہمیت ہے۔ وضاحت کریں۔

تعارف:- عام طور پر لوگوں کے ذہن میں جو اسلام کا تصور آتا ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہ ایک مذہب ہے۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریمؐ کے ذریعے متعارف کروایا گیا۔ گویا غیر مسلم کے نزدیک اسلام کی ابتدا ہی نبی کریمؐ سے کی۔ آپ ہی اس کے بانی ہیں

Scanned with CamScanner

Date

دین کا لغوی معنی:-

عربی زبان کا یہ لفظ اپنے اندر کئی معنی رکھتا ہے۔ اس کے اندر، ایک معنی غلبہ اور بلندی کے ہیں۔ دوسرے معنی اطاعت اور غلامی کے جبکہ تیسرے معنی جزا اور بدلہ کے ہیں۔ اور چوتھا معنی۔ یعنی کہ دین سے مراد زندگی گزارنے کا طریقہ، طرزِ فکر و عمل ہے۔ جس میں دین کے مطابق زندگی گزاری جاتی ہے۔

اصطلاحی مفہوم:-

اصطلاحی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو دین کا مطلب محض ایک طرزِ عمل نہیں جیسے اور جس پر عمل کر کے زندگی گزاری جاتی ہے۔ بلکہ اسلام کے مطابق ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ بلکہ اسلام ہی ایک حقیقی مذہب اور صحیح طریقِ زندگی ہے۔

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت:-

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ کسی طرزِ عمل کے بغیر زندگی گزارنا ناممکن ہے۔ زندگی گزارنے کے لیے کسی نہ کسی طریقے پر چلنا پڑتا ہے۔ انسانی زندگی اصول و ضوابط کی محتاج ہے۔ جب تک انسان کے سامنے کوئی راستہ نہیں ہوگا۔ وہ ایک جگہ ہی رہے گا۔ بالکل اسی طرح انسان کو زندگی گزارنے کے لیے کسی پہلو کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ ایک راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ جس پر چل کر وہ اپنے اپنی زندگی کے مسائل کو حل کر سکے اور ایک خوشگوار زندگی گزار سکے۔ دین بھی انسانی زندگی میں یہی اہمیت رکھتا ہے۔ جس پر چل کر وہ اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے گزار سکتا ہے۔ اسے منزل حاصل کرتا ہے۔ انسان کے لیے اسلام ہی بہترین دین ہے جو کہ زندگی کا مکمل احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس کے سوا ہر طریق زندگی خلاف حقیقت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اے پیغمبر کہہ دو کہ اصلی ہدایت صرف اللہ کی ہدایت ہے

(الانعام: 71)

Date

زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کے علم میں ہے - اللہ تعالیٰ کو تمام حقیقتوں کا علم ہے - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے -

ان اللہ لا یخفی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء

درحقیقت اللہ سے نہ زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی اور نہ ہی آسمان کی - (آل عمران: ۵)

انسان کے لیے یہی راستہ بہتر ہے کہ وہ اللہ کے بنائے ہوئے راستوں پر چلے کیونکہ اللہ کی بنائی حدود سے اگر تجاوز کیا جائے تو انسانی زندگی برباد ہو جاتی ہے - انسان اپنی آخرت تباہ کر سکتا ہے - قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا۔

ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ

جو اللہ کی مقرر کردہ حدوں سے بڑھے اس نے اپنے اوپر ظلم کیا - (الطلاق: ۱)

دین ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں کو احاطہ کرتا ہے - جس میں عقائد، عبادات، اخلاقیات اور معاملات سمیت زندگی کے ہر شعبہ کے لیے رہنمائی موجود ہے - اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا - کہ قرآن محض دین نہیں کہہ رہا ہے - بلکہ "**الدین**" کہا گیا ہے - یعنی کہ مکمل دین جو کہ مکمل ضابطہ حیات ہے -

انسان دین کے بغیر اچھی زندگی نہیں گزار سکتا ہے -

انسان کے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں جس سے وہ اپنا الگ دین بنا سکے - دنیا میں مختلف خطوں میں لوگ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ان کا مذہب بہترین ہے - ہو سکتا ہے کسی نہ کسی میں کمی ہو - جبکہ اللہ کا بنایا راستہ دین اسلام ایک بہترین راستہ ہے -

اللہ نے انسان کو عقل عطا کی ہے تاکہ وہ اپنی عقل کو استعمال کر کے اپنی زندگی گزارنے کے لیے بہترین راستہ چن سکے - انسان اپنی عقل کے ذریعے جان کر دیکھ چکا ہے - وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو عقل و شعور عطا کیا ہے - دین کے ذریعے قرآن کے ذریعے -

Scanned with CamScanner

بقول اقبال

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

انسان قرآن کے ہونے سے ہی مشاہدات و تجربات کر سکتا ہے۔ کیونکہ سائنس آج جو بھی بتاتی ہے۔ اسلام میں قرآن چودہ سو سال پہلے بتا چکا ہے۔ سائنس نے جو تجربات قرآن کی تعلیمات سے کی ہے۔ کو عقل میں کر سکتا ہے۔ نہ ہی وہ کوئی مشاہدہ و تجربہ کر سکتا ہے۔ بہترین زندگی کے لیے انسان کے پاس کوئی ضابطہ حیات ہو تو ہی وہ راستہ ہو پاتا ہے۔

خلاصہ بحث:

اللہ کی ذات محض پیدا کر دینے والی ہی نہیں بلکہ رہنمائی کرنے والی بھی ہے۔ اس نے موجودات عالم میں سے ہر چیز کو ہدایت بخشی۔ جو کہ اس کی فطرت کے لحاظ سے اس کے لیے ضروری تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ اس نے ہر چیز کو تخلیق کیا اور ہدایت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ مخلوقات کو ہی رہنمائی کرتا ہے، جو اللہ چاہتا ہے وہی انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ زندگی کے ہر پہلو میں۔ انسان کسی ہدایت کے بغیر بہترین زندگی نہیں گزار سکتا۔

لہٰذا انسان کے لیے بہترین طریقہ کار یہی ہے کہ وہ خود سری اور انا چھوڑ کر اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو کر دل جھکا کے اور جس طرح اور جس طرز زندگی کی نظام الدین کی ہدایت دی ہے۔ اس نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے بھیجی۔ اسکی پیروی کرے تاکہ دنیا و آخرت کی زندگی کو بہتر بنا سکے۔ اور کامیاب ہو سکے۔

Scanned with CamScanner

Date

س 23 مندرجہ ذیل میں سے دو پر تفصیل بحث کریں۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

امر بالمعروف کا فریضہ ایک اہم عبادت ہے جس کا حکم ارشاد دیا۔ امر بالمعروف یعنی کہ نیکی کی راہ دکھانا۔ یا نیکی کا حکم دینا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے۔ اور برے کاموں سے روکے۔ اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"

(آل عمران: 104)

اس کے علاوہ ایک جگہ پر فرمایا گیا

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک کاموں کا حکم کرتے ہو۔ اور بری باتوں سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"

(آل عمران 110)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسلام کے قوانین میں سے دو اہم قانون ہیں۔ صرف اسلام ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب بھی اچھائی و برائی کی تلقین کرتے ہیں۔

امر یعنی کہ حکم دینا۔ معروف یعنی کہ اچھا، نیک کام۔ اور المنکر مطلب ناپسندیدہ عمل و فعل ہے۔

اسلام ہمیں صرف انسانوں کے متعلق ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیتا بلکہ جانوروں کے ساتھ بھی اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ دوسرے کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کر رہا۔ تو مطلب اسکا دل و دیگر ایمان سے خالی ہے۔ قرآن و حدیث میں اسکی بڑی فضیلت ہے تم ان میں سے نہیں جو کہ ہر نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکنے کے بارے میں تلقین کی گئی ہے

نبی کریم بھی لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرنے کی تلقین کی۔

Scanned with CamScanner

Date

کہا گیا ہے کہ اگر ہم میں کوئی برا عمل ہوتا رہا ہو تو اسے ہاتھ سے روکیں۔ اگر ہاتھ
سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو اسے زبان سے روکیں۔ اور اگر زبان
سے بھی نہیں روک سکتے تو دل میں برا جانیں۔ اور یہ ایمان کا سب سے کمزور
ترین درجہ ہے۔
غلط کاموں میں خاموش رہنے والا شیطان گونگا ہے۔ جو لوگ
غلط کاموں پر خاموش رہتے ہیں۔ اور برا نہیں جانتے تو ایسے لوگوں کا دل مردہ
ہو جاتا ہے۔ اور انہیں اللہ کے غضب کی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف
اگر دل زندہ ہوتا ہے۔ تو وہ اللہ اور رسول کے حکم کی نافرمانی ہوتی نہیں دیکھ
سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں
جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ
دیں۔ اچھے کاموں کا حکم کریں۔ برے کاموں سے روکیں۔
اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔"
(الحج: 41)

اللہ تعالیٰ کبھی بھی نیک کاموں کو سزا نہیں دیتا ہے۔ اللہ کا غضب صرف ان
لوگوں کے لیے ہے جو اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ ھود
کی آیت نمبر 117 میں فرمایا گیا

"آپ کا رب ایسا نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک
کر دیتا۔ اور وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں۔"

نیکی کا حکم دینے والے اللہ کے نزدیک پسندیدہ انسان ہیں۔ اور برائی پر
خاموش رہنے والے اور اس پر کوئی ردعمل نہ دینے والا شیطان گونگا ہے۔ یہ
وہ ایمان کے کمزور ترین درجے پر ہیں۔
اللہ کی طرف سے نماز کا حکم دیا گیا۔ زکوٰۃ
کا حکم دیا گیا۔ اور فرمایا گیا

"بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے معاشرے میں ہونے والی برائی
کے خلاف آواز اٹھائیں۔
اسے روکیں۔ ظالم کو ہرگز پسند نہ کریں۔ نہ اس کا ساتھ دیں۔
ایسا کرنے والوں کے آخرت میں عذاب تیار رکھا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

جس طرح اسلام نے مسلمانوں کو حقوق و قرآن سے نوازا ہے۔ بالکل اسی طرح غیر مسلموں کو حقوق عطا کیے گئے ہیں۔ ان سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ ناروا سلوک نہ کرنے کا کہا گیا ہے۔ دین اسلام نے پہلی اسلامی ریاست، مدینہ منورہ میں غیر مسلموں کو جو حقوق عطا کیے وہ آج کی دنیا میں بے حد مقبول اور روشن خیال ہیں۔ اس حوالے سے فرمایا گیا:

لا اکراہ فی الدین۔ (البقرہ: 256)

دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔

جس طرح ایک مسلمان کی زندگی کو محفوظ بنانے کے لیے تحفظ فراہم کیے گئے ہیں بالکل اسی طرح ایک غیر مسلم شہری کو بھی زندگی کا تحفظ فراہم کرنا اسلامی ریاست کا فرض ہے۔ نبی کریم نے فرمایا:

"غیر مسلموں کی حفاظت ان کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے۔"

امام ابو حنیفہ نے فرمایا:

یہودی، عیسائی، مجوسی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔

اس کے علاوہ ان کی نجی زندگی میں بھی دخل اندازی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ حق ایک مسلم اور غیر مسلم دونوں کو دیا گیا ہے۔

مال کی حفاظت کا حق بھی اسلامی ریاست کا فرض ہے۔ ایک غیر مسلم شہری کا مال بھی اتنا ہی محفوظ ہونا چاہیے جتنا کہ ایک مسلم شہری کا۔ حضرت علی نے فرمایا:

"اموالھم کاموالنا"

ان کے مال ہمارے مالوں کی طرح ہیں۔

مذہبی آزادی بھی غیر مسلموں کو ویسے ہی حاصل تھی جیسے کہ ایک مسلم کو ہے۔ اسی طرح پیشہ اختیار کرنے میں بھی غیر مسلم کو حق حاصل ہے۔ وہ ہر طرح کا پیشہ اختیار کر سکتے ہیں۔ قانونی طور پر غیر مسلموں کو حقوق حاصل ہیں۔

Scanned with CamScanner

حقوق میں بھی برابری دی گئی۔

"اور یہودیوں کی ذیلی شاخوں کو بھی اصل یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔"

(آرٹیکل نمبر 40)

مذہبی حقوق بھی غیر مسلموں کو دیئے گئے۔ اس بارے میں کہا گیا کہ "اسلام میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو مسمار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے عبادت گاہوں کو تباہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق مسلمانوں کے حقوق سے زیادہ ہیں یہاں تک اسمبلی میں بھی ان کو زیادہ نشستیں دی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ غیر مسلموں میں قصاص کا حق بھی دیا گیا ہے۔

اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے اور مومن ذمی ہو تو اس سے قصاص لیا جائے۔ جب تک کہ مقتول کا ولی خون بہا پر راضی نہ ہو۔ اور عام انسان دل سے اس کے لیے رکھیں گے۔ اور اس کے سوا رکھیں کوئی اور چیز جائز نہیں ہوگی۔

خواتین کو بھی تحفظ دیا گیا۔

اور کسی عورت کو اس کے خاندان کی رضامندی کے بغیر نہ دیا جائے۔

حاصل بحث:

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ چاہے ان کا تعلق کسی بھی قوم، نسل، علاقے سے ہو۔ مغرب میں انسانی حقوق کا آغاز 1215ء کے میگنا کارٹا سے ہوتا ہے۔ جبکہ اسلام میں پہلا انسانی حقوق کا تحفظ نبی ﷺ سے ہوتا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نہ صرف انسانی حقوق فرض ادا کیے بلکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بھی حکم دیا گیا۔ ان تمام چیزوں کو دیکھا جائے تو اس کی مثال انسانی تاریخ میں کہیں اور نہیں ملتی۔

Scanned with CamScanner

Date

درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) Hazrat Uzair A.S (ت عزیر علیہ السلام)

(ii) To rest

3:- 6

4:- Al-Sirah al-Nabawiyyah

5:- Abu Sufyan

6:- Hazrat Umar Ibn Khattab

7:- Salaat

8:- Saif-ur-Rahman Mubrikpure

9:- 10th

10:- Dr Qibla Ayaz

11:- 571 AD

12:- Qaswa

13:- Umal Momneen Hazrat Zainab R.A

14:- Abu Hanifa and Imam Shifani

15:- Al- ~~Khaf~~ Kahf

16:- As-Saff

17:- Darling

18:- Muhammad Ismaeel

19:- Laying

20:- one sixth

Scanned with CamScanner